

تَمَيِّرُ الْحَيَاةِ

پیشہ کوہاڑہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

دارِ عربیہ کے طلبہ سے!

آج اپنے خیالی جزیروں میں پناہ لے کر یا ساحل کے خاموش تاشائی بن کر ہنس علم و ادب اور سیاست و قوت کی دنیا میں کوئی دیر پانچھ ہرگز قائم نہیں کر سکتے، اس کے لئے بڑی زندگی اور زندہ ولی، بڑے ایمان و یقین، بڑے اخلاق و کردار، بڑے علمی رسوخ اور امتیاز اور بڑی کاوش اور ریاض کی ضرورت ہے اور

یہ مقدس فرض وہی خوش نصیب و باہمتوں نوجوان انجام دے سکتے ہیں جن کے سینوں میں علوم بتوت کا نور، جن کے دلوں میں حالات کو بدلتے کا عزم و حوصلہ، جن کی رگوں میں زندگی کا ابلتا ہوانیت انہوں، جن کے قدموں میں فاتح کا اعتداد و سرخوشی، جن کی آنکھوں میں عزم و یقین کی روشنی اور جن کی دمکتی ہوئی پیشانیوں پر ستارہ اقبال ہوشمندی ہویدا ہو۔

(مولانا سید محمد الحسنی)

فی کاپی: ایک روپیہ

زرسالانہ: بیسیں روپے

۱۹۸۳ء

Regd No. LW/NP 56

TAMEER-E-HAYAT
FORTNIGHTLY
NADWATUL-ULAMA, LUCKNOW-226007 (India)
Phone : 42948, 49747



۲۔ مکاتب شہری زیر تعلیم طلبہ کی تعداد جملہ تعداد طلبہ
۲۵۳۱ ۱۳۸۲
بہ حضرات اساتذہ کی تعداد بیش از مکاتب ۸۴ ہے
و علد فاقہ و ادنیٰ طلبہ کی تعداد ۶۲ ہے
ان گذارشات کے بعد آپ سے ہماری درخواست ہے کہ وقت کی اس اہم ضرورت اور دارالعلوم کی افادیت کو گھنٹے ہوئے پوری فراخدا اور ہمتوں سے کام کے کران تمام کاموں میں پھر پورجاون دامانت فرمائیں کہ جندہ دنستان میں رین کے طغیوں کی خطاٹ کی اس سے پہنچ کوئی سیل اور اس سے زیادہ پائیدار کو لصد جاری نہیں۔ آپ میں سے جو لوگ بندہ العلام کے پیاس سارا شیخی میں شرک کرتے ان کو ادھر ہو گا کہ جلاں کو خطاب کرنے ہوئے حضرت مولانا سید ابی اکسن علی ندوی مظلوم فریضی عرب ہماں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

یہ سونے کی پڑیاں سب اڑجائیں گے، ہم اور آپ بیاں رہیں گے، آپ یہ سمجھیں کہ اب آپ کو چھٹی مل گئی، ہم آپ کو چھوڑنے والے نہیں ہیں سفر اپ کے گھروں پر جائیں گے آپ کے جادے آٹھ آنے ہم کو ہر زمین پر کوچ دیں گے وہ اس دولت کا ہزارواں حصہ ہو گا جو نہ رانے ان کو دیا سے اور جو آپ دیں گے آپ کے کام اسے پینے کی کامی ہو گی۔

خدا کا شکر بے کرم ان بیٹیں بتا صولوں کو یہی سے لالکے ہوئے ہیں ہدایت دیکھ میاں بیٹت اور غیر میاں خان عمارتوں سے نیادوں مخفی غریبیے جس کے لئے دارالعلوم نام کیا گیا ہے بیکی بیجیہ زمان میں اسلام کی موثر اور صحیح تہجی دین و دنیا کی جمیت اور علم و درخانیت کے اجتماع کی کوشش، فتنہ اور نیت اور زہنی ارتقا کا مقابلہ، اسلام پر غماڈا، حضم مسلمانوں کی برتری و ایسا کہ اعلان و اعلیارادیں حق سے فناواری اور شریعت پر استفہ، مسیح کی اس تقدیر تشریح اور وصالت کے بعد ہمیں اپنے کچھ کہنے کی حاجت نہیں، ہم انتہ کا نامے کر ان میں سے متعدد اہم کام جن میں سفرت "توسیع مسجد" دار الحفیظ الفرقان الکریم، اور ایک شیخ اثاثان لاہوری کا قیام ہے، جیاں اتنا اشد من الماء، بیٹ و تھیق اور ملی اسفاوہ کا اعلیٰ انتقام ہو گا، افزاں کر دے یہیں۔

پندستان کے سداویں سے خواہ دہ اس طویل دریاں مل کے کسی بھی علاقے کے ہوں ہماری گرد رخواست ہے کہ وہ اس کام کی ایسیت کو سمجھیں اور اس کو پانی کا کھیس، ایکیں یقین اور انتہ تعالیٰ کی ذات مالی پر پورا بھروسے کرنا، اسرار مولانا مظاہری شریعت دیارکت دینا، نظامت میں اگر اعیاں و مخلیسین نے پوری ایکسپریسی لی تو ہمارا یہ بیجام نہیں بلکہ کوئی گزشتہ بعلم اسلام کے کوئی کوئی میں پہنچے گا،

و مساذیق علی اللہ یعزیز
(مولانا) میعنی الشہزادی (مولانا) علی اللہ علیہ السلام ندوی وجہاب، پدایت حسین
(ناشہ ناظمۃ العطاء)، (مہتممۃ الحکومۃ ناظمۃ العطاء)، (معتمد نعمۃ العطاء)

تَوْقِیْتُ : چک، اڈافٹ، منی اور درمند رہ ذیل پتہ پر روانہ فرمائیں یہ مرحلہ قسم جس کی ہو اس کی صراحت ضروری ہے۔ چک یا اڈافٹ پر صرف یہ لکھئے:-
نظم تدویۃ العلما، پوسٹ بکس نمبر ۹، ندوہ کھنڈی

NAZIM NADWAT-UL-ULAMA
P. O. Box. No. 93, NADWA LUCKNOW-7

الكتفونات

شبیه و تعمیر و ترقی دارالعلوم ندوة العلما، لکھنؤ

٢٥ حوالی ١٩٨٣ء — اشوال المکرم ١٣٠٣ھ شمارہ نمبر ۱۸

اداری

محمد رابع ندوی

ہندوستانی مسلمانوں کو پہنچنے مل تشخص کی فکر کرنا چاہیے !

تریبیت اور سیرت سازی ہی وہ سب کے بڑا ذریعہ میدان سے خارج کر دیا، اذلا ان کو قومت عرب کا نعروہ دیا، جس کے افراد اور قووں کی طاقت بننی ہے اور معیار قائم ہوتا ہے، اور اسی کے تدریس ڈھلنی میں اور تدریس ہی کسی بھی قوم و ملت کے شخص و امتیاز کو معین کرتی ہیں، عرب کی تدروں میں سعادت، دیسی القلبی، بہادری اور مساوات رہی ہے۔ جب تک وہ دوسری قوموں کے سامنے سرنگوں ہنسیں ہوئے یہ تدریس ان کے امتیازات میں داخل تھیں، جہاں بھی عرب ملتے تھے اپنی ان خصوصیات کے ساتھ ملتے تھے، ان کی شاعری اور ان کی ثقافت سب سے یہ تدریس جعلکرنی تھیں۔

اور ان کے ساتھ ان میں اسلام آیا اور وہ ان کی زندگی کا زنگ حدود تک محدود رہ کرنا تھے لیکن اس کا جب اثر و نفوذ تعلیمی و تربیتی و معیار بن گیا، وہ اسلام میں اور اسلام ان میں جعلکرنے لگا، چنانچہ یہ پہنچتا آج ہندوستان میں مسلمانوں کو اس سے ملتے جلتے حضرہ کا ساتھ جہاں بھی عرب گئے اور کچھ دن رہے، اسلام خود بخود پھیل گیا اور مقبول ہو گیا کیونکہ وہ ان کی سیرت و کردار سے جھلکتا تھا، انہوں نیشاں اور چین کے مسلمان اس کی سب سے نمایاں شال ہیں، پھر ان سے اسی سے یہاں کے اکثریتی طبقات کی تدریس ہوتی ہیں، جب انھیں بیقات یہی اسلام آگئے بڑھا اور پھیلا، اُس میں زور و زبردستی کی بات نہ تھی بلکہ یہ وہ سیرت تھی جس میں اسلام جھلکتا تھا اور دیکھنے والوں اور کے مطابق نہ ہو تو ہندوستان کے مسلمانوں کی حقیقتی تدروں کو تقصیان برتنے والوں کے دلوں میں خود بخود گھر کر جاتا تھا۔

عربوں کے اسی امتیاز نے ان کو مسلمانوں کا سرخیل اور مقتدی پہنچنا یقینی ہے۔

بنا دیا، اور یہی وہ چیز تھی جس نے یورپ کے لوگوں کو ایک طویل سازش پر آمادہ کیا تاکہ وہ عربوں اور مسلمانوں کی اس مقابل تحریر جاری ہے میں جو ان کے اسلام سے دراختہ ملی ہیں اور ان قدروں سے شناسا اور مانوس ہوتے جا رہے میں جو اکثریتی روح و طاقت کو توڑیں، چنانچہ انہوں نے خود غرضی اور تفریح کا نیج بہت خوبصورت فردوں میں چھپا کر عربوں کے معاشرہ میں بولیا، جس کے مزاج کی حامل ہیں اور یہ بات آہستہ آہستہ سلطان ملت کو اس کے ملئے تباہ کرنے کے لئے اکثریتی شخص کی طرف لے جائی ہے، اسی کا علاج اوقاتاً دراصل گھر کے ماحول اور گھر بیو تربیتی نظام سے ہو سکتا رہے ہیں۔

ایسے دارہ میں اگر سرخ نشان ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس شمارہ پر آپ کا چندہ ختم ہو چکا ہے لہذا اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ دیں دادب کا خادم، ندوہ اصل اور کا ترجمان، آپ کی خدمت میں پہنچتا ہے تو اس کا سالانہ چندہ بیٹھ جیس رپے ارسال فرمائیے۔ اگر لگے شمارہ کی رد انگریز سے یہی آپ کا چندہ یا خط موجود نہ ہو تو یہ سمجھ کر آپ کو دیکھ لیں۔

مولانا قاری محمد طیب صاحب کی وفات پر حب کی

مولانا سید ابو الحسن علی ندوی کا تعریفی بیان

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب ایک عرصہ سے علیل تھے، ان کی عُمر ۸۰ سال سے متعدد ہو چکی تھی، زندگی کے آخری اور صدیات نے ان کو اور بھی ضعیف و مفعول اور چراغِ حرمی بنادیا تھا، اس لئے اس حادثہ کا دھڑکانہ کا ہوا تھا جو ارشوال کو ان کی وفات کی شکل میں پیش آیا، اگرچہ یہ حادثہ غیر متوقع اور خلاف قیاس نہ تھا لیکن ان کی شخصیت، فضائل و کمالات اور طویل و وسیع دینی خدمات پھر قریبی تعلق و واقفیت کی بناء پر "قومی آواز" میں اچانک اس خبر کو پڑھ کر دل کو دھکا لگا اور ایسا معلوم ہوا کہ یہ واقعہ اچانک اور خلاف توقع پیش آیا، واقعہ ہے کہ خانہ دکمے کے کم مددستان میں کسی علی و دینی شخصیت کو کم ایسی ہر دل عزیزی، عام شهرت و مقبولیت اور مختلف دینی اداروں اور جماعتیوں

کا اعتماد حاصل ہوا ہوگا (محدودے چند افراد کو مستثنی کر کے) اور اس کو اتنے طویل عرصہ تک، دارالعلوم دیوبند جیسے عظیم و جلیل بین الاقوامی شہرت کے ادارہ کی خدمت و ترقی کا موقع ملا ہوگا، جیسا قاری صاحب کو ملا۔ ان کی اس عام مقبولیت و جماعت اور ان کی ذات کے اختلافات سے پہت مذکور بالاتر ہونے کا نتیجہ تھا، کہ آل اذیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے فیام کے روز اول سے جو ہندوستان کے مختلف الخیال گروہوں، دینی جماعتوں اور اداروں کا نمائندہ ہے، ان کی وفات کے دن تک ان سے زیادہ موزوں اور تنقی علیہ صدر نظر نہیں آیا اور وہ اس عہدہ پر باتفاق اراء شروع سے آختکر رہے، ان کو بانی دیوبند حضرت مولانا محمد فاسی صاحب سے نسبت گرامی کا شرف حاصل تھا اور وہ نصف صدی تک مسلسل اس موقر اور عظیم ادارہ کے منصب اہتمام پر فائز رہے، اور ان کے دورِ اہتمام میں اس ادارہ نے ایسی ترقی کی جو اس کے ابتدائی دور کے دیکھنے والوں کے خواب و خیال میں بھی نہ تھی، انہوں نے بڑے بھراں موقعوں پر اس ادارہ کی حفاظت اور رہنمائی کی، انہیں کے عہد میں اور ان کے زیر اہتمام مارچ ۱۹۷۴ء میں اس کا عظیم صد سالہ جشن منعقد ہوا جو اس کی شہرت و قبولیت کا نقطہ ارتقاء تھا، انہوں نے اپنا نام اور زندگی اس ادارہ کے نام اور اس کی زندگی سے ایسی داہستہ کردی تھی کہ ان میں سے ایک کا تصور دوسرے کے ساتھ آتا تھا، کاشک وہ اس سے علاحدگی کا داع اٹھائے بغیر اس دنیا سے خصت ہوتے اور ان کے اور دارالعلوم کے درمیان کوئی جاگب حائل نہ ہوتا، اس کے لئے بعض نیازمندوں نے پوری حد و جد کی اور اس کی کوشش کی کہ وہ اسی اعزاز و اعتماد اور تعاون کے ساتھ زندگی کی بقیہ ہلت گزار دیں لیکن افسوس ہے کہ ان کی یہ کوشش کامیاب نہیں ہوئی، اور ان کو اپنی زندگی کے آخری مرحلہ میں اس عظیم روحانی صدمہ اور جگر خراش احساس سے دو چار ہونا پڑا، اور زندگی کے آخری دن اس ادارہ کی ذمہ داری سے الگ ہو کر گزارنے پڑنے جوان کے دادا کا لگایا ہجا باغ، ان کا اپنے خون پسند سے سینپا ہوا چن، ان کی عزت کا نشان اور ان کے تسلیکن قلب کا سامان تھا، اللہ تعالیٰ ان کے درجے بلند فرمائے، ان کی دینی و علمی خدمات کا خایان صد عطا فرمائے اور دارالعلوم دیوبند اور خود ملت اسلامیہ ہندیہ کو ان فتنوں سے بچائے جو ایک مخلص اور معتقد علیہ ہستی، بزرگوں کے جانشین اور یک روشن ضمیر عالم کے اٹھ جانے سے پیدا ہوتے ہیں، قاری صاحب مدحت دراز سے دارالعلوم تحریۃ العلما رکنی مجلس انتظامیہ کے بھی یک مقدر رکن تھے اور اس کے کارکن اور ذمہ دار، ان کا بزرگوں کی طرح احترام کرتے تھے، میں اپنی طرف سے بھی اور ندوہ العلما کی طرف سے بھی نیز ہندوستان کی ملت اسلامیہ کی طرف سے ان کے خاندان اور ان کے معتقدین و نسبین، فضلاً دارالعلوم دیوبند، اسائدہ و طلبہ دارکان فسوردی کی خدمت میں تعزیت پیش کرتا ہوں۔ عفر اللہ لہ در حالت

(مولانا) ابو گرسن علی ندوی
(ناظر ندوۃ العلماء)

علم اسلام کے لئے

النماک حادثہ

خبر سال ایجنسیوں کے ذریعہ یہ النماک اطلاع میں کہ رابطہ عالم اسلامی مکمل
کے تبریزے ہرجن سکریٹری شیخ محمد علی الحرات کا انتقال ہو گیا۔ رابطہ عالم اسلامی
عالمی سطح پر اسلام اور مسلمانوں کے سائل و مشکلات سے بھیں رکھتے اور ان کے ساتھ
فراغد لاد تعاون کرنے والی دنیا کی سب سے بڑی اسلامی تنقیب ہے اور خواجہ کان مر جو
پوری دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کی خدمت و تعاون میں سرکرم حصہ لینے اور امام
خدمات سے بھر پر زندگی گزارنے کے بعد جماعت ہر میان المبارک شاہزادہ کو اس
دنیا سے رخصت ہو گئے۔ انا ایسے راجحتوں۔

شیخ خواجہ کی وفات اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کے میدان میں ایک امام
حادث ہے۔ اطراف و اکناف عالم میں وسیع رابطہ عالم اسلامی کی۔ اور خاص طور سے
رابطہ کے تحت قائم عالمی تنقیب ساجد کی سرگرمیوں اور خدمات کے بروج روائی تھے
ساجد کی اس تنقیب کے ذریعہ رابطہ عالمی تنقیب ہرچیل ہر جو امداد و تعاون کی
ضور تبدیل ارادہ مساجد کی امداد کے لئے اپنے وسیع وسائل کو وقف کر کھاتا تھا
دنیا کے جو علاقے اسلامی حکومت کے سایہ سے موجود ہیں رابطہ ان کا خاص
خیال رکھا اور فراہمی کی خدمت کے لئے اپنے وسیع وسائل کو اسی کا خاص
یہ وہ خطرہ ہے جو ہندوستانی

ملت کے سروں پر منڈار ہمارے،
اگر ہندوستانی مسلمانوں سے اپنے

گھروں کے اندر نو خیز بجوات کے گھروں
تریستی ایسے ایسے کے مسلمانوں نے اپنے

کرنکرن کے اور پھر ایسے کے تعلیم ایسے کے
سند اس دخل ہوتی جاہی ہے۔

مسلم اس وقت صرف نماز اور
روزہ کا نہیں رہا گیا ہے کہ خلائی سے زمان

یہی لوگ زیادہ دیدار یا عبارت گذار
لے جاتے ہیں اور جو ایسے ایسے

عین خطرہ سے بچ نہیں سکتے۔
عقلمند وہ ہے جو خود پر مبنی آئے سے

قبل اس کے طلاق کا انتظام کرے در نہ فائزی
ملت کے پیشوادوں اور اداروں کو اپنا

پیشوا اور بزرگ تصور کرے گا تو یہ کہے
ایجادیہ میں اسلام اور امت کی بڑی بڑی
خیستہ رہے زبانی دشمنی بناست ہے،
پر ناگزیر قرآن مجید بھائیہ پر مصلحت

اسلامی کا فریضہ ہے، تو اس کی مثال
ایسی ہو جائے گی جیسی کہ جو اہر سلسلہ
تھی، جا پنج پرسوں کا پہلا نقش، چاہوں پر
نشیخ ہوتا تھا، جو صدر کی تعلیم سے خود کو

نامہ بیوی کو زندگی گزارنے کے کہنے ہیں؟ اخون
نے ہمار کو جو خدا کو مانے وہ بھی نہیں
جو خدا کو نہ مانے وہ بھی نہیں۔

بسا غمی لا جاؤں اور اکثریت مراجع رکھنے
والے کچھ سے ماؤں بنایا جاتا ہے اور
قرآن مجید پر مبنی آئیں جیسی سرگرمیوں
تو وہ بھی مسلمان کے بعد کی سریزی ملت
کے پیشوادوں کو اپنا پیشوامانے وہی مسلمان۔

یہ وہ خطرہ ہے جو ہندوستانی
ملت کے سروں پر منڈار ہمارے،
اگر ہندوستانی مسلمانوں سے اپنے

گھروں کے اندر نو خیز بجوات کے گھروں
تریستی ایسے ایسے کے مسلمانوں نے اپنے

حول اس دخل ہوتی جاہی ہے۔

مسلم اس وقت صرف نماز اور
روزہ کا نہیں رہا گیا ہے کہ خلائی سے زمان

یہی لوگ زیادہ دیدار یا عبارت گذار
لے جاتے ہیں اور جو ایسے ایسے

عین خطرہ سے بچ نہیں سکتے۔
عقلمند وہ ہے جو خود پر مبنی آئے سے

قبل اس کے طلاق کا انتظام کرے در نہ فائزی
ملت کے پیشوادوں اور اداروں کو اپنا

عزّل

وہ کیا دل کو سارے اضطراب دے کے گی
مکلگی یادوں کا ہریں عذاب دے کے گی

بیکٹے رہنے کو دشت سراب دے کے گی
نام عمر جھنپڑا جی جن کی ہو تعبیر

کچھ ایسے وہ مری امکھن کو تھا دے کے گی
سرول کو بیٹھنے ہوئے آقاب دے کے گی

جو غم وہ دے کے گیا ہے حساد دے کے گی
نام عمر پڑھوں اور خستہ ہونے سکے

بیت مزید ہیں مجھ کو نشانیاں اس کی
خدار کو وہ کئی ماہتاب دے کے گیا

نام عمر فتحم اگر چاہتے لگزے
شعورِ ذات یہ کیسا عذاب دے کے گی

سرہ میں امریکیہ میں اسلام کے علمبردار

از شاہ عبدالرحمن، انگلش قیارہ میں امریکیہ یونیورسٹی، مکتبہ مکتبہ

امریکیہ تدبیر سے مروعہ بنتے گئے
وے پائے ہے بے دوڑ رہیں اپنی
عطا کر جس۔

بینے دو پیٹھیں میں سمل باؤس میں
ایک گھوی دینی نشست ہوئی جسے دینی
کہتے۔ پھر تین چار پیٹھیں میں باہر کے دینی
مزان دلم رکھنے والے شخص کو دیکھ
دیکھو جاتا اور ان کی تغیر کا ہاتھ کا
جاتا اور صور ایسا بھی ہوتا کہ اگر کوئی تغیر
اسلام میں دیکھیں تو اس سے ماننا ہے کی
جاتی، اس کے دینی دعویٰ کی جاتی،
اور اس کو اسلام کی دعوت دی جاتی، کبھی
کسی چرچ، کالج یا سوسائٹی کی دعوت پر
اسلامی سوسائٹی کے لوگ وہاں جاتے تو
اپنے علم بساٹھ اپنے انتظار کرتے
ناز خوب اور خوب سمجھتے ہیں،
ایک ایچی خانی تعداد کی فاسکٹ خدمت اور
اغذیہ دکھ سے تغیر کرتے۔ سامنے ان کے
نام دیکھنے دکھنے سے تغیر کرتے اور اسلام کا
نام دیکھنے اور خوب سمجھتے ہیں۔

ایک گھوی دینی نشست ہوئی جسے دینی
کہتے۔ پھر تین چار پیٹھیں میں باہر کے دینی
مزان دلم رکھنے والے شخص کو دیکھ
دیکھو جاتا، پھر کام کر کیا ہے تو اس کی
عطا اور تقدیر کی جاتی، جو اس کے دینی
مزان دلم رکھنے والے شخص کو دیکھ
دیکھو جاتا، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھو جاتی، اس کی دعوت دی جاتی،
اور باتی دعویٰ کی جاتی، اسی باتی دعویٰ

دیکھ

نتیجہ امتحان سالانہ دارالعلوم مندوہ العلماء لکھنؤ بات ۱۹۸۳ء

عالیہ اولیٰ					
۱۔ عبد القادر پاس	۲۶۔ رشد احمد اعظمی پاس	۳۵۔ محمد شویر پاس	۴۴۔ علی احمد اعظمی پاس	۵۳۔ علی احمد اعظمی پاس	۶۲۔ محمد بنین پاس
۲۔ محمد نیست	۲۵۔ نفضل الرحمن	۳۶۔ عبد القیوم نیپالی	۴۳۔ علی احمد اعظمی پاس	۵۲۔ علی احمد اعظمی پاس	۷۱۔ محمد نیست
۳۔ سور علی	۲۶۔ مصطفیٰ عالم	۳۷۔ توفیق احمد	۵۲۔ اسد اللہ	۶۱۔ سید جبار عالمی	۸۰۔ سور علی
۴۔ عبد الجادی	۲۷۔ سید جبار عالمی	۳۸۔ فرد محمد انعام الحق	۶۱۔ نفضل اللہ	۷۰۔ سید جبار عالمی	۸۹۔ عبد الجادی
۵۔ علی احمد اعظمی	۲۸۔ جنید عالم	۳۹۔ نفضل اللہ	۷۰۔ نفضل اللہ	۷۹۔ محمد نور خیلنا	۹۸۔ علی احمد اعظمی
۶۔ شیر احمد	۲۹۔ محمد عارف اعظمی	۴۰۔ نذیر احمد ساروی	۷۱۔ عزفان خاں	۸۰۔ عزفان خاں	۱۰۷۔ شیر احمد
۷۔ محمد اختر	۳۰۔ کفیل احمد	۴۱۔ نquam الحق رکانی	۷۲۔ نquam الحق رکانی	۸۱۔ محمد عارف	۱۱۶۔ محمد اختر
۸۔ محمد بنین الحق	۳۱۔ محمد ولی الدین	۴۲۔ علی احمد	۷۳۔ علی احمد	۸۲۔ علی احمد	۱۲۵۔ محمد بنین الحق
۹۔ عبد المنزیز اعظمی	۳۲۔ شمس الدین اعلیٰ	۴۳۔ محمد مظہر	۷۴۔ علی احمد	۸۳۔ علی احمد	۱۳۴۔ عبد المنزیز اعظمی
۱۰۔ فیض الدین	۳۳۔ فضیل الحق	۴۴۔ محمد علی	۷۵۔ محمد علی	۸۴۔ فیض الدین	۱۴۳۔ فیض الدین
۱۱۔ محمد فتحی کوئٹی	۳۴۔ اقبال احمد	۴۵۔ محمد کوثر علی	۷۶۔ اقبال احمد	۸۵۔ محمد فتحی کوئٹی	۱۵۲۔ محمد فتحی کوئٹی
۱۲۔ محمد علی	۳۵۔ محمد بنین اختر	۴۶۔ محمد منصور عالم	۷۷۔ محمد بنین اختر	۸۶۔ محمد علی	۱۶۱۔ محمد علی
۱۳۔ محمد سلیم	۳۶۔ آفاق منظر	۴۷۔ رشید احمد	۷۸۔ صلاح الدین	۸۷۔ آفاق منظر	۱۷۰۔ محمد سلیم
۱۴۔ محمد شاہ بنین	۳۷۔ محمد خاں	۴۸۔ محمد غیدر الرحمن	۷۹۔ ولی اختر	۸۸۔ محمد عرفان	۱۷۹۔ محمد شاہ بنین
۱۵۔ محمد عزیز	۳۸۔ نہد فراشہ لکھنؤ	۴۹۔ محمد علی ابکر	۸۰۔ آفتاب عالم	۸۹۔ آفتاب عالم	۱۸۸۔ محمد عزیز
۱۶۔ محمد علی جاہداری	۳۹۔ اقبال احمد	۵۰۔ اقبال احمد	۸۱۔ انصار احمد	۹۰۔ محمد علی جاہداری	۱۹۷۔ محمد علی جاہداری
۱۷۔ محمد علی	۴۰۔ محمد بنین اختر	۵۱۔ محمد بنین اختر	۸۲۔ محمد بنین اختر	۹۱۔ محمد بنین اختر	۲۰۶۔ محمد علی
۱۸۔ محمد علی	۴۱۔ علی اختر	۵۲۔ علی اختر	۸۳۔ علی اختر	۹۲۔ علی اختر	۲۱۵۔ محمد علی
۱۹۔ محمد علی	۴۲۔ علی اختر	۵۳۔ علی اختر	۸۴۔ علی اختر	۹۳۔ علی اختر	۲۲۴۔ محمد علی
۲۰۔ عزیز احمد	۴۳۔ علی اختر	۵۴۔ علی اختر	۸۵۔ علی اختر	۹۴۔ علی اختر	۲۳۳۔ عزیز احمد
۲۱۔ رضا احمد	۴۴۔ محمد علی ابکر	۵۵۔ محمد علی ابکر	۸۶۔ محمد علی ابکر	۹۵۔ محمد علی ابکر	۲۴۲۔ رضا احمد
۲۲۔ محمد علی	۴۵۔ سید اقبال احمد	۵۶۔ سید اقبال احمد	۸۷۔ سید اقبال احمد	۹۶۔ سید اقبال احمد	۲۵۱۔ محمد علی
۲۳۔ مشتاق احمد	۴۶۔ علی اختر	۵۷۔ علی اختر	۸۸۔ علی اختر	۹۷۔ علی اختر	۲۶۰۔ مشتاق احمد
۲۴۔ مسیح ابیاری	۴۷۔ محمد اکٹھات خاں	۵۸۔ محمد اکٹھات خاں	۸۹۔ علی اختر	۹۸۔ علی اختر	۲۶۹۔ مسیح ابیاری
۲۵۔ سعید الرحمن	۴۸۔ سید احمد انصاری	۵۹۔ سید احمد انصاری	۹۰۔ علی اختر	۹۹۔ علی اختر	۲۷۸۔ سعید الرحمن
۲۶۔ محمد علی شاہ اشٹر	۴۹۔ محمد علی شاہ اشٹر	۶۰۔ محمد علی شاہ اشٹر	۹۱۔ علی اختر	۱۰۰۔ محمد علی شاہ اشٹر	۲۸۷۔ محمد علی شاہ اشٹر
۲۷۔ محمد نظیر	۵۰۔ محمد ضیار الرحمن	۶۱۔ محمد کمال اختر خاں	۹۲۔ علی اختر	۱۰۱۔ محمد نظیر	۲۹۶۔ محمد نظیر
۲۸۔ سید محمد صیبیب	۵۱۔ اقبال احمد اعظمی	۶۲۔ سلامت اللہ	۹۳۔ علی اختر	۱۰۲۔ سید محمد صیبیب	۳۰۵۔ سید محمد صیبیب
۲۹۔ محمد ریاض احمد	۵۲۔ شہود اسلام	۶۳۔ عبد الرزاق	۹۴۔ علی اختر	۱۰۳۔ محمد ریاض احمد	۳۱۴۔ محمد ریاض احمد
۳۰۔ عبد الحفیظ	۵۳۔ محمد حیاز الدین	۶۴۔ ناصر حسین صدقی	۹۵۔ علی اختر	۱۰۴۔ عبد الحفیظ	۳۲۳۔ عبد الحفیظ
۳۱۔ عبد العلیم	۵۴۔ میش ارحمن	۶۵۔ محمد شاہد علی	۹۶۔ علی اختر	۱۰۵۔ عبد العلیم	۳۳۲۔ عبد العلیم
۳۲۔ سید خوشید احمد پاشی	۵۵۔ محمد عطاء الرحمن	۶۶۔ داصفت اختر	۹۷۔ علی اختر	۱۰۶۔ سید خوشید احمد پاشی	۳۴۱۔ سید خوشید احمد پاشی
۳۳۔ محمد ریاض	۵۶۔ اشرفت علی	۶۷۔ سہیل احمد	۹۸۔ علی اختر	۱۰۷۔ محمد ریاض	۳۵۰۔ محمد ریاض
۳۴۔ شمار احمد بستوی	۵۷۔ عبدالستار عطاء الرحمن	۶۸۔ ترقان احمد	۹۹۔ علی اختر	۱۰۸۔ شمار احمد بستوی	۳۵۹۔ شمار احمد بستوی
۳۵۔ سید نظفر علی	۵۸۔ دکسم اصغر	۶۹۔ محمد علی	۱۰۰۔ علی اختر	۱۰۹۔ سید نظفر علی	۳۶۸۔ سید نظفر علی
۳۶۔ سلطان العبدی	۵۹۔ محمد ادیس	۷۰۔ عبدالقیوم خاں	۱۰۱۔ سراج احسان	۱۱۰۔ سلطان العبدی	۳۷۷۔ سلطان العبدی
۳۷۔ محمد شاہ بگوشی	۶۰۔ محمد زہری اعظمی	۷۱۔ علی رضا	۱۰۲۔ حسن رضا	۱۱۱۔ محمد شاہ بگوشی	۳۸۶۔ محمد شاہ بگوشی
۳۸۔ سید صادق علی	۶۱۔ غلام رضا خاں	۷۲۔ عزیز الرحمن	۱۰۳۔ علی رضا	۱۱۲۔ سید صادق علی	۳۹۵۔ سید صادق علی
۳۹۔ محمد یوسف خاں	۶۲۔ محمد علیم الدین	۷۳۔ محمد شریعت	۱۰۴۔ علی رضا	۱۱۳۔ محمد یوسف خاں	۴۰۴۔ محمد یوسف خاں
۴۰۔ سید سہراب علی	۶۳۔ محمد سیف الدین	۷۴۔ اوزار احمد بہاری	۱۰۵۔ علی رضا	۱۱۴۔ سید سہراب علی	۴۱۳۔ سید سہراب علی
۴۱۔ محمد فاروق قاسی	۶۴۔ محمد سید ایجوی	۷۵۔ شکیل احمد	۱۰۶۔ علی رضا	۱۱۵۔ محمد فاروق قاسی	۴۲۲۔ محمد فاروق قاسی
۴۲۔ اجود الرحمن	۶۵۔ سید احمد قاضی	۷۶۔ وحید اللہ	۱۰۷۔ علی رضا	۱۱۶۔ اجود الرحمن	۴۳۱۔ اجود الرحمن
۴۳۔ محمد شمس الدین خاں	۶۶۔ سید محمد سیف الدین	۷۷۔ برکت اللہ ثابتی	۱۰۸۔ علی رضا	۱۱۷۔ محمد شمس الدین خاں	۴۴۰۔ محمد شمس الدین خاں
۴۴۔ سید اصریز رکھنی	۶۷۔ طاہر سیف الدین	۷۸۔ محمد بین خاں	۱۰۹۔ علی رضا	۱۱۸۔ سید اصریز رکھنی	۴۴۹۔ سید اصریز رکھنی
۴۵۔ کھاچان	۶۸۔ محمد بیرون شیری	۷۹۔ سلیمان احمد	۱۱۰۔ علی رضا	۱۱۹۔ کھاچان	۴۵۸۔ کھاچان
۴۶۔ ضiar احمد توشار عالم	۶۹۔ سید افوار عالم کیباری	۸۰۔ محمد شاہد ارجمند	۱۱۱۔ علی رضا	۱۲۰۔ ضiar احمد توشار عالم	۴۶۷۔ ضiar احمد توشار عالم
۴۷۔ محمد صیبیب علیان ترشیح	۷۰۔ عبد الحفیظ	۸۱۔ محمد علیم	۱۱۲۔ علی رضا	۱۲۱۔ محمد صیبیب علیان ترشیح	۴۷۶۔ محمد صیبیب علیان ترشیح
۴۸۔ عبد الرزاق	۷۱۔ سید اقبال احمد	۸۲۔ عبد اللہ	۱۱۳۔ علی رضا	۱۲۲۔ عبد الرزاق	۴۸۵۔ عبد الرزاق
۴۹۔ اقبال احمد ابادی	۷۲۔ اقبال احمد	۸۳۔ عبید ارجمند	۱۱۴۔ علی رضا	۱۲۳۔ اقبال احمد ابادی	۴۹۴۔ اقبال احمد ابادی
۵۰۔ شمع محمد بنین	۷۳۔ سید ایوب شیری	۸۴۔ سید ایوب شیری	۱۱۵۔ علی رضا	۱۲۴۔ شمع محمد بنین	۵۰۳۔ شمع محمد بنین
عالیہ ثالثہ شریعة					
۱۔ محمد ایوب شیری	۷۴۔ سید ایوب شیری	۸۵۔ سید ایوب شیری	۱۱۶۔ علی رضا	۱۲۵۔ علی رضا	۵۱۲۔ محمد ایوب شیری
۲۔ عبد الحفیظ	۷۵۔ سید ایوب شیری	۸۶۔ سید ایوب شیری	۱۱۷۔ علی رضا	۱۲۶۔ عبد الحفیظ	۵۲۱۔ عبد الحفیظ
۳۔ سید اقبال احمد	۷۶۔ سید اقبال احمد	۸۷۔ سید اقبال احمد	۱۱۸۔ علی رضا	۱۲۷۔ سید اقبال احمد	۵۳۰۔ سید اقبال احمد
۴۔ اقبال احمد ابادی	۷۷۔ سید اقبال احمد	۸۸۔ سید اقبال احمد	۱۱۹۔ علی رضا	۱۲۸۔ اقبال احمد ابادی	۵۴۹۔ اقبال احمد ابادی
۵۔ شمع محمد بنین	۷۸۔ سید ایوب شیری	۸۹۔ سید ایوب شیری	۱۲۰۔ علی رضا	۱۲۹۔ شمع محمد بنین	۵۵۸۔ شمع محمد بنین

بطیا بھی ان سے واقف اور آفنا منی ہے
یہ میں علی اادران کے جدیں رسول اکرم

خود متقدی و طاہر متاز و پارسا ہے
غافل کے سب سے بہتر بندے کا پے نواسہ

سارے قریش کا ہے یہ قول ان کی بابت
پر عز و مر کرتے کیا ہے میں کوئی نہ پاسکا ہے

سردار اہل دیں ہیں ادپنی ہے ناک ان کی
سردار اہل دیں ہیں خیز راں کا عطا آشتاعا ہے

عرب کے مشہور مورخ علی بن
الحسن ابٹ عساکر (۱۱۶۴-۱۱۰۵)

عرب و جلال کا ہے کچا بان کے عالم
جس کے ملک شام کے بہت سے سرداروں

سے بیان کیا ہے کہ خلیفہ عبدالمالک
کا بیان اہتمام اپنے والد کے درجہ

کا بیان اہتمام اپنے والد کے درجہ
کا بیان اہتمام اپنے والد کے درجہ

کا بیان اہتمام اپنے والد کے درجہ
کا بیان اہتمام اپنے والد کے درجہ

کا بیان اہتمام اپنے والد کے درجہ
کا بیان اہتمام اپنے والد کے درجہ

کا بیان اہتمام اپنے والد کے درجہ
کا بیان اہتمام اپنے والد کے درجہ

کا بیان اہتمام اپنے والد کے درجہ
کا بیان اہتمام اپنے والد کے درجہ

کا بیان اہتمام اپنے والد کے درجہ
کا بیان اہتمام اپنے والد کے درجہ

کا بیان اہتمام اپنے والد کے درجہ
کا بیان اہتمام اپنے والد کے درجہ

کا بیان اہتمام اپنے والد کے درجہ
کا بیان اہتمام اپنے والد کے درجہ

کا بیان اہتمام اپنے والد کے درجہ
کا بیان اہتمام اپنے والد کے درجہ

کا بیان اہتمام اپنے والد کے درجہ
کا بیان اہتمام اپنے والد کے درجہ

کا بیان اہتمام اپنے والد کے درجہ
ک

جزيرة العرب

الیف: مولانا محمد راجح ندوی

تدریج و تعریف: مولانا ابوالحسن علی ندوی

۲) دوسرا ایڈیشن اہم اضافات و ترمیمات کے ساتھ (

کتاب کامازہ ایڈٹشن مزید اہم اور مفید اضافوں کے ساتھ نکلا ہے اس میں اہم مارکنی مقلات کے آئین کے سلسلہ میں عام صفتیں فراہم کی گئی ہیں اور ان کو نقشوں سے سمجھایا گیا ہے نیز ریت تبوی سے ان کے تعلق کی طرف اشارے بھی کئے گئے ہیں اڑول کا درب، شاہوی، شعافت، فہم و فرست، قبیلہ و قریش کی بعض اہم خصوصیات ان کے خاندانوں کی وجہے رہائش، اوزان اور پیمانوں کے نام، سائز اور ان کا جمید اوزان پیمانوں سے مقابلہ، سکونیں و نہاد اور قیمت کے بخاطہ سے فرق، اور موجودہ رائج وقت سکون سے ان کا موازنہ، فاصلوں کے لئے قدیم اصطلاحات اور ان کا جدید اصطلاحات سے تقابل، اونٹ و بکری کی قدیم قیمتیں اور جدید سکون سے ان کی وضاحت، نیز خدا کی غذاء و عادات کے سلسلہ میں جن مفید معلومات دی گئی ہیں۔

مہید اور احمد جغرافیائی نقشوں سے آ راستہ - کتابت و طباعت دیدہ زینب - قیمت ۲۲ روپے
مشکل ملک مدنظر تھا کہ کام کی کمک کر کے اپنے کام کے لئے

مجلس تحقیقات و نشریات اسلام پوسٹ بکس ۱۱۹ ندوہ، لکھنؤ

- | | |
|--|---|
| ١٥۔ محمد راشد شریعتی | مترقب |
| ١٦۔ محمد صابر عالم | مترقب |
| ١٧۔ محمد طالب | صنفی |
| ١٨۔ ابوالكلام | مترقب |
| ١٩۔ محمد اقبال الاسلام | مترقب |
| ٢٠۔ رشید احمد | مترقب |
| ٢١۔ رحمت الشدیگ | نیجو محفوظ |
| ٢٢۔ محمد رضی خاں | مترقب |
| ٢٣۔ ماذکار توحید الاسلام | مترقب |
| ٢٤۔ عالیہ ثانیہ ج | مترقب |
| ٢٥۔ ادريس جبار | پاس |
| ٢٦۔ عبد العزیز ملیثیا | مترقب |
| ٢٧۔ درالی | مترقب |
| ٢٨۔ فخر الرازی | مترقب |
| ٢٩۔ عبد العزیز ناظم بھیری | نیجو محفوظ |
| ٣٠۔ محمد علی کبرانوی | مترقب |
| ٣١۔ عالیہ ثالثہ ادب | مترقب |
| ٣٢۔ عبدالرحمن | پاس |
| ٣٣۔ مطیع الرحمن | مترقب |
| ٣٤۔ عزیز اکسن | مترقب |
| ٣٥۔ محمد عارف | مترقب |
| ٣٦۔ محمد عرفان | مترقب |
| ٣٧۔ خطیب الرحمن | مترقب |
| ٣٨۔ ابرار احمد | مترقب |
| ٣٩۔ محمد ارشاد | مترقب |
| ٤٠۔ اشتیاق احمد | مترقب |
| ٤١۔ جیل احمد | مترقب |
| ٤٢۔ محمد یوسف | مترقب |
| ٤٣۔ محمد زاہد | مترقب |
| ٤٤۔ نصیر احمد | مترقب |
| ٤٥۔ محمد منار الحق | مترقب |
| ٤٦۔ حیدر عالم | مترقب |
| ٤٧۔ محمد زید | مترقب |
| ٤٨۔ محمد شرف الدین | مترقب |
| ٤٩۔ محمد ایوب دادا میان | مترقب |
| ٥٠۔ ذکی احمد | مترقب |
| ٥١۔ تاج محمد | مترقب |
| ٥٢۔ محمد نواب عالم | مترقب |
| ٥٣۔ محمد طالب | مترقب |
| ٥٤۔ دلی الدین اعظمی | مترقب |
| ٥٥۔ امان اللہ | مترقب |
| ٥٦۔ مدثر احسن غان | مترقب |
| ٥٧۔ اسد اللہ | مترقب |
| ٥٨۔ سید احمد | مترقب |
| ٥٩۔ محمد فاروق | مترقب |
| ٦٠۔ ابو بکر | مترقب |
| ٦١۔ محمد ضیاء الدین | مترقب |
| ٦٢۔ مقبول احمد ستوی | مترقب |
| ٦٣۔ محمد جاوید اقبال سیاپوری | مترقب |
| ٦٤۔ وحیق الرحمن | مترقب |
| ٦٥۔ عبید الرحمن | مترقب |
| ٦٦۔ قاضی عبد اللہ | مترقب |
| ٦٧۔ محمد اسٹیبل | مترقب |
| ٦٨۔ محمد سلطان | مترقب |
| ٦٩۔ مقبول احمد بھاگپوری | مترقب |
| ٧٠۔ عبد البصیر | مترقب |
| ٧١۔ محمد کفیل الدین | مترقب |
| ٧٢۔ کرامت علی | مترقب |
| ٧٣۔ محمد عثمان صدیقی | مترقب |
| ٧٤۔ محمد مجی الدین الہبادی | مترقب |
| ٧٥۔ عبدالمجید | مترقب |
| ٧٦۔ اوزیگ | مترقب |
| ٧٧۔ سید غضنفر الرحمن ہاشمی | مترقب |
| ٧٨۔ محمد نعیم | مترقب |
| ٧٩۔ حسام الدین | مترقب |
| ٨٠۔ عالیہ رابعہ شریعتہ ج | مترقب |
| ٨١۔ احمد فہی زمزم پاس اول | مترقب |
| ٨٢۔ محمد علی رجب دوم | مترقب |
| ٨٣۔ احمد بنخاری مسلم | مترقب |
| ٨٤۔ محمد بن علوی سوم | مترقب |
| ٨٥۔ محمد شرف الدین | مترقب |
| ٨٦۔ سید علی بن ابی طالب پاس اول | مترقب |
| ٨٧۔ سید علی بن ابی طالب پاس اول | مترقب |
| ٨٨۔ محمد صاحب بن محمد دوم | مترقب |
| ٨٩۔ سید علی بن ابی طالب پاس اول | مترقب |
| ٩٠۔ محمد شاہ بن ابی طالب سوم | مترقب |
| ٩١۔ محمد ایوب احمد | مترقب |
| ٩٢۔ محمد فہیم الدین | مترقب |
| ٩٣۔ عبد اللہ | مترقب |
| ٩٤۔ محمد افت صین | مترقب |
| ٩٥۔ محمد حسین | مترقب |
| ٩٦۔ محمد حسین | مترقب |
| ٩٧۔ انتصار احمد اعظمی | پاس |
| ٩٨۔ شہاب الدین | پاس |
| ٩٩۔ علیس احمد | پاس |
| ١٠٠۔ سید عذیت اللہ | پاس |
| ١٠١۔ محمد عادل حسین | پاس |
| ١٠٢۔ سعید الرحمن | پاس |
| ١٠٣۔ جانور : جانوروں کے بھی حقوقی
بتائے گئے ہیں کہ بے ضرورت ان کو مت
پالو، جیسیں پالو ان کی ضروریات راحت و
آرام کا پرا خیال رکھو، ان کے جسم و ضرورت
وراحت کا خیال کر کے ان سے کام لو،
ان کو مارو مرت، بے ضرورت باندھ کر
نشانہ بنانا کر جان نہ لو، بے ضرورت
ذکر نہ کر دا درج ب ذبح کرو، تو ان
کے آرام کا لحاظ رکھو، پہلے سے بد کا د
ست، چھری تیز استعمال کرو۔
[زیر طبع کتاب "اسلام دین کامل"
کا ایک باب] | غیر مسلم : اگر ذمی ہے یعنی اسلامی
حکومت کا باقاعدہ باشندہ ہے باحراب ہے
یعنی غیر مسلم حکومت کا باشندہ ہے مگر عارضی
ظور پر اجازت نے کر مسلم حکومت میں رہتا ہے
اس پر فلم نہ ہو، تحقیر نہ ہو، طاقت سے زیادہ
لیکن و مطابق نہ ہو، بیخ خوشی سے کچھ ن
لیا جائے۔ اگر کوئی معاهدہ ہو تو اس کی
خلاف ورزی نہ کی جائے۔
قیدی : قیدیوں کے ساتھ بھی
دھشیانہ بتاؤ نہ کیا جائے بلکہ اس انہیں بھروسی
و برداشت کا ثبوت دیا جائے۔ جرم کے طبق
سزا دی جائے اور ان کی ضروریات کا لحاظ
کیا جائے۔ |